از شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر

قومی مصائب و مشکلات کے روحانی اسباب

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ○ اما بعد خالقِ کائنات نے ہر چیز کے لیے کچھ باطنی اور روحانی اسباب بنائے ہیں اور کچھ ظاہری اور مادی اسباب پیدا کیے ہیں اور ہر چیز کا سلسلہ اسباب سے مربوط ہے۔ رب تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ وہ اسباب کا محتاج نہیں کہ بغیر سبب کے کچھ نہ کر سکے مگر عادۃ اللہ اور قانونِ فطرت یوں جاری ہے کہ اسباب کے بغیر کوئی چیز ہو یدا نہیں ہوتی۔ ہاں کبھی کبھی وہ اپنی قدرت کے اظہار کے لیے سبب کے بغیر بھی کرتا ہے اور کر سکتا ہے۔ اس نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماں اور باپ کے بغیر اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو باپ کے بغیر پیدا کیا ہے جو قرآن کریم کی نصوص قطعیہ سے ثابت ہے۔ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنا ایک اہم انقلاب اور تاریخی واقعہ ہے جس کا ایک ظاہری سبب ہندوؤں کی تنگ نظری اور مسلمانوں کے حقوق کا غصب بھی تھا اور دین دار قسم کے مسلمان دل سے حکومتِ الٰہیہ کے طلب گار بھی تھے کہ قرآن کریم، حدیث شریف اور خلافتِ راشدہ کا مبارک دَور اور نظام ہم بھی دیکھ لیں اور دُنیا میں سُکھ کا سانس لے سکیں اور آخرت میں بھی عنداللہ تعالیٰ سرخرو ہوں۔ مگر بدقسمتی سے سوائے چند مخلص اور بھولے بھالے حضرات کے پاکستان کے بانیوں میں کوئی بھی اسلامی نظام نافذ کرنے میں مخلص نہ تھا اور آج تک برسرِ اقتدار طبقہ کی اکثریت نظامِ اسلام سے کتراتی اور چڑتی ہے بلکہ صاف لفظوں میں حدود و تعزیرات کو وحشیانہ، ظالمانہ اور جابرانہ قانون سے تعبیر کیا جاتا ہے اور قرآن و حدیث کی بالادستی کو اس شرط سے مشروط کر دیا گیا ہے کہ اس سے اسمبلی کے اختیارات پر زد نہ پڑے گویا قرآن و حدیث کو بے دینوں کی مرضی کے تابع بنا دیا گیا ہے اور ربٰوا اور سُود کو جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں صاف الفاظ میں فرماتا ہے۔ وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ○ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے سوداگری کو اور حرام کیا ہے سُود کو کُھلے لفظوں میں جائز قرار دیا جا رہا ہے جیسا کہ سردار آصف احمد علی کا بیان اخبارات

میں آچکا ہے اور یہ بالکل حقیقت ہے کہ پاکستان بننے کے بعد تاہنوز برسراقتدار طبقہ نے اسلام کو صرف کرسی تک رسائی کے لیے آڑ کار بنایا ہے اور اسلام کے پیارے نظام کو عوام کے سامنے پیش کرکے اور انہیں فریب اور دھوکہ دے کر اپنا مطلب ہی حاصل کیا ہے اور اہل حق کو ان دغابازوں نے ہمیشہ اندھیرے میں رکھ کر اپنا اُلّو سیدھا کیا ہے اور حق پرستوں کو ناکامیوں پر ناکامیاں ہوئی ہیں مگر بعض سیدھے سادھے اور بھولے بھالے ان سے خیر کی توقع رکھتے ہیں جو بالکل بے سود ہے ؎

بہت ناکامیوں کے بعد بھی اصرار خود بینی　　اسے دانائی سمجھیں یا کہ نادانی کی حد سمجھیں

ساری دنیا عموماً اور پاکستان خصوصاً آج جن مصائب میں مبتلا ہے اس کا عظیم سبب بداعتقادی اور بے عملی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○ (پ ۲۱ ۔ الروم ۔ ۵)

پھیل پڑی ہے خرابی خشکی میں اور دریا میں لوگوں کے ہاتھوں کی کمائی سے تاکہ اللہ تعالیٰ چکھائے ان کو کچھ مزا ان کے کاموں کا تاکہ وہ رجوع کرلیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں یہ امر واضح کردیا ہے کہ خشکی و سمندر برو بحر میں جو فتنے اور فسادات برپا ہیں وہ انسانوں کے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کی وجہ سے ہیں۔ پورا مزہ اور بدلہ تو مرنے کے بعد ہی ملے گا مگر انسانوں کی شرارتوں کا کچھ بدلہ اللہ تعالیٰ ان کو ان مصائب اور تکالیف کی وجہ سے دیتا ہے جو خود ان کی کمائی کا نتیجہ ہے مگر ہمیشہ سے اکثریت ایسے لوگوں کی ہی ہے اور اب بھی ہے کہ ان حوادثات سے عبرت حاصل نہیں کرتی اور ٹس سے مس نہیں ہوتی ۔ گردشیں آئیں دور بدلہ زمانہ بدلا مگر بے عمل مسلمان نہ بدلا بقول مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی ؒ ؎

زمیں بدلی　زماں بدلا　　مکیں بدلے مکاں بدلا

نہ تو بدلا　نہ میں بدلا　　تو پھر بدلا تو کیا بدلا

اور جوں جوں مسلمانوں میں گناہ فریب، مکر دغا، چوری۔ زنا۔ حرام خوری، ڈکیتی، حیلہ سازی اور دیگر جرائم بڑھتے رہیں گے مصائب بھی بڑھتے رہیں گے کیونکہ ان کے اسباب ہمارے ہاتھوں

کے کرتب ہیں۔ مشرقی پاکستان ہم سے کیوں جدا ہوا؟ آج پوری قوم کیا مرد کیا زن اور کیا بوڑھے اور کیا جوان مختلف قسم کے جسمانی دردوں میں کیوں مبتلا ہے؟ اور باہر کے اختلافات کا تو کہنا ہی کیا ہے اسلامی ممالک میں آپس میں چپقلش کے روحانی اسباب درج ذیل حدیث شریف سے بخوبی سمجھ آجائیں گے۔

مشہور تابعی حضرت عطاءؒ بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہؓ بن عمرؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک نوجوان آیا اور اس نے پگڑی کے شملہ کے لٹکانے کے بارے میں حضرت عبد اللہؓ سے سوال کیا۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ میں تجھے ان شاء اللہ العزیز علم کے مطابق خبر دوں گا۔ فرمایا کہ ہم دس آدمی جن میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت ابن مسعود، حضرت حذیفہ، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف اور ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم مسجد نبوی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے تھے۔ اتنے میں ایک نوجوان انصاری آیا اور اس نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا پھر بیٹھ گیا اور آپ سے یہ سوال کیا۔ یا رسول اللہ مومنوں میں کونسا مومن افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا جس کے اخلاق اچھے ہوں۔ اس نوجوان نے سوال کیا کہ کون سا مومن عقل مند اور دانا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ وہ مومن دانا ہے جو موت کو کثرت سے یاد کرے اور موت آنے سے پہلے اس کے لیے خوب تیاری کرے۔ وہ نوجوان پھر خاموش ہو گیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود اس نوجوان کی طرف متوجہ ہوئے اور حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے جن کی اکثریت مہاجرین کی تھی فرمایا اے مہاجرین! پانچ چیزیں ہیں۔ ان کے تم پر وارد ہونے اور تمہارے ان میں مبتلا ہونے سے پہلے ہی میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تمہیں ان سے سابقہ پڑے

۱۔ لم تظہر الفاحشۃ فی قوم قط	کبھی کسی قوم میں بے حیائی نہیں پھیلی
حتّٰی یعملوا بہا الا ظہر فیہم	یہاں تک وہ اس کی مرتکب ہو مگر اس میں
الطاعون والاوجاع التی لم تکن	طاعون اور ایسے درد ظاہر ہوں گے
مضت فی اسلافہم	جو پہلے لوگوں میں نہ تھے

بوڑھے مرد اور عورتیں تو کیا آج نوجوان نسل اور بالکل نئی پود اور بچے بھی جسمانی طور پر ایسے ایسے دردوں میں مبتلا ہیں کہ نہ تو ڈاکٹروں کے ٹیکے اور کیپسول کارآمد ہوتے ہیں اور نہ حکیموں کی گولیاں اور سفوف۔ ظاہری اسباب تو سبھی ہی بیان کرتے ہیں کہ خوراکیں اصلی نہیں۔ کھاد کا اثر

اور اشیاء میں ملاوٹ کا ثمرہ ہے۔ بے شک یہ ظاہری اسباب ہیں اور شریعت ان کا انکار نہیں کرتی مگر ان وردوں کا روحانی سبب جس سے لوگ اغماض کرتے ہیں زنا، بے پردگی اور دیگر ہر قسم کی بے حیائی ہے جو ٹی وی، وی سی آر اور ہر جدید طریقے سے پھیلائی جاتی ہے اور اکثریت کے رگ و ریشے میں سرایت کیے ہوئے ہے۔

۲۔ ولم ینقصوا المکیال والمیزان الا اخذوا بالسنین وشدة المؤنة وجور السلطان علیھم — اور وہ ماپ اور تول میں کمی نہیں کرے گی مگر چیزوں کی گرانی اور سخت مشقت اور بادشاہ کے ظلم کا شکار ہو گی۔

اشیاء میں ملاوٹ کی بیماری کے علاوہ ماپ اور تول میں کمی ناقابل تردید حقیقت ہے اور اس کے نتیجہ میں اشیاء کی گرانی اور حکومت کی طرف سے آئے دن بجلی، سوئی گیس، جہازوں، ریلوں اور بسوں کے کرایوں میں اضافہ اور نئے نئے ٹیکس لگانے کا معنوی اور روحانی سبب قوم کا پیمانوں اور تول میں کمی کرنا ہے۔ ظاہری سبب تو یہی بتاتے ہیں کہ بین الاقوامی مارکیٹ میں یہ بھاؤ ہے مگر افسوس کہ روحانی سبب سے بالکل آنکھیں بند کرتے ہیں۔

۳۔ ولم یمنعوا الزکوٰة الا منعوا القطر من السماء ولولا البھائم لم یمطروا۔ — اور وہ قوم زکوٰۃ نہیں روکے گی مگر آسمان سے بارش اس پر روک دی جائے گی اگر چوپائے نہ ہوں تو اس پر بارش نہ برسائی جائے۔

آج مسلمان کہلانے والی قوم کی دولت جس طرح شیطانی کاموں میں صرف ہوتی ہے اس کی نسبت سے زکوٰۃ وغیرہا نیک کاموں پر اس کا عشر عشیر بھی صرف نہیں ہوتا اور بارش نہ ہونے کی وجہ سے بعض علاقے پانی کی ایک ایک بوند کو ترستے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی بے زبان مخلوق چوپائے اور جانور نہ ہوں تو بارش سے کلیتہً لوگ محروم رہیں مگر حیوانات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انسانوں پر بھی رحمت فرماتا ہے۔ محکمہ موسمیات تو مون سون کی ہواؤں سے کڑی جوڑتی ہے مگر اصل سبب زکوٰۃ جیسے فریضہ سے گریز ہے اور بعض نام نہاد مسلمان سنی کہلا کر بھی زکوٰۃ اور عشر سے بچنے کے لیے رافضی بن جاتے ہیں۔

۴ ولم ینقضوا عھد اللہ وعھد رسولہ — اور وہ قوم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول

الاّ سلط اللہ علیہم عدوھم من غیرھم واخذ والبعض ما کان فی اید یہم — صلی اللہ علیہ وسلم سے کیے ہوئے وعدہ کو نہیں توڑے گی مگر اللہ تعالیٰ اس قوم پر ان کے مخالف دشمنوں کو مسلط کرے گا جو اس سے بعض حصے لیں گے جو اس کے قبضہ میں ہوگا۔

مشرقی بنگال پاکستان کا حصہ تھا اور تقریباً ۲۴ سال تک پاکستان رہا مگر جب پاکستانی حکمرانوں نے پاکستان کا مطلب کیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو بھلا دیا، خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیے ہوئے وعدہ کو پس پشت ڈالا اور قوم کو دھوکہ دیا تو اللہ تعالیٰ نے ہندوؤں، سکھوں اور روسیوں کو ان پر مسلط کیا مشرقی پاکستان بھی گیا اور قوم کی عزت بھی گئی اور رسوائی سے ہم کنار ہوئی۔

۵ ومالم یحکم ائمتہم بکتاب اللہ الا القی اللہ بأسہم بینہم — اور جب برسر طبقہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کی آپس میں لڑائی ڈال دے گا۔

پاکستان کا برسر اقتدار طبقہ کیا حزب اقتدار اور کیا حزب اختلاف قرآن اور سنت کی حکمرانی سے گریزاں ہے اور اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ان کی ساری قوت اور توانائی ہی اپنے وجود کو قائم رکھنے اور دوسرے کو نیچا دکھانے کے لیے وقف ہے اسمبلیوں میں بھی جھگڑے سے باز نہیں آتے سیاسی اختلاف تو سبب ظاہری ہے۔ اصلی اور روحانی سبب قرآن و سنت سے روگردانی ہے جس کا وبال حکمران طبقہ اولاً بالذات اور عوام ثانیاً و بالتبع بھگت رہے ہیں اور نرے الفاظ سے قوم کو تھپکی دی جاتی ہے کہ

تفاوت ہی کچھ ایسی ہے یہاں لفظ و معانی میں   طلب کچھ اور مضمونِ دعا کچھ اور کہتا ہے

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف سے فرمایا کہ آپ فلاں دستہ کے سپہ سالار ہیں صبح کو تیاری کر کے حاضر ہونا۔ وہ صبح سوتی دھاگے کا سیاہ عمامہ باندھ کر آئے۔ آپ نے ان کے سر سے وہ عمامہ کھول دیا اور سفید عمامہ ان کے سر پر باندھا اور اس کا شملہ چار انگشت یا اس کی مانند سر کے پچھلے طرف لٹکا دیا اور فرمایا اے ابن عوفؓ! یہ خوب اور اچھا ہے پھر آپ نے حضرت بلالؓ سے فرمایا کہ ان کو جھنڈا دے دیں۔ حضرت عبد الرحمٰنؓ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہوئے اور درود شریف پڑھتے ہوئے جہاد پر روانہ ہوگئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب چلو اللہ کے راستہ میں جہاد کرو

اور کفار سے لڑائی کرو مگر غنیمت کے مال میں خیانت نہ کرنا اور وعدہ شکنی نہ کرنا اور دشمن کو قتل کرنے کے بعد اس کی شکل نہ بگاڑنا اور کسی بچے کو قتل نہ کرنا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تاکید ہے اور یہی اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت ہے۔ (مستدرک ج ۴ ص ۱۴۵ و ص ۵۴۱ قال الحاکمؒ والذہبیؒ صحیح)

اس صحیح روایت سے مشرقی پاکستان کے الگ ہونے، قوم کے دردوں میں مبتلا ہونے، اشیاء کی گرانی، حکومت کی طرف سے پبلک پر زیادتیوں اور حکمرانوں کے آپس میں جھگڑے اور اختلاف کے معنوی اور روحانی سبب کا واضح ثبوت ملتا ہے۔

دستاربندی

عموماً دینی مدارس سے فارغ ہونے والے طلبہ اور پیر کامل کے خلیفہ منتخب ہوتے وقت دستار بندی کی جاتی ہے اس کی اصل اس صحیح حدیث سے ثابت ہوتی ہے (اور بھی متعدد احادیث ہیں) کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ نے حضرت عبدالرحمٰنؓ کو فوجی دستہ کا کمانڈر مقرر کیا اور ان پر ذمہ داریاں ڈالتے ہوئے ان کو پگڑی بندھوائی۔ اسی طرح مدرسہ سے فارغ ہونے والے فضلاء کو اساتذہ کی طرف سے پگڑی بندھوائی جاتی ہے کہ دین کی خدمت اور علم کی نشر و اشاعت کی ذمہ داری اب آپ حضرات پر آپڑی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰنؓ کی سیاہ پگڑی اس لیے نہیں اتروائی تھی کہ سیاہ پگڑی جائز نہیں بلکہ ہوسکتا ہے کہ اس لیے سفید پگڑی بندھوائی ہو کہ سفید رنگ صلح کی علامت ہوتا ہے اور دعوت اسلام دینے کے بعد صلح مع الکفار بھی اسلام کا حکم ہے۔ ترمذی ج ۱ ص ۲۰۷ شمائل ترمذی ص ۹ ابن ماجہ ص ۲۶۴ ابوداؤد ج ۲ ص ۲۰۷۔ ریاض الصالحین ص ۳۲۶ (وقال رواہ مسلم) اور مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۲۳ وغیرہ میں تصریح موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیاہ عمامہ باندھا ہے۔ دخل عام الفتح مکۃ وعلیہ عمامۃ سوداء۔ خطب وعلیہ عمامۃ سوداء۔ اور کتب حدیث میں اس پر ابواب موجود ہیں خصائل نبوی ص ۶۸ میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دو عمامے تھے ایک چھوٹا چھ ہاتھ کا مناویؒ کے قول کے مطابق اور سات ہاتھ ملا علیؒ کے قول کے موافق اور ایک بڑا بارہ ہاتھ کا الخ اور ص ۶۹ میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت شریفہ شملہ کے بارے میں مختلف رہی ہے۔ شملہ چھوڑنے کا معمول اکثر تھا حتیٰ کہ بعض علماء نے یہاں تک لکھ دیا کہ بغیر شملہ کے باندھنا ثابت ہی نہیں لیکن محققین کی رائے یہ ہے کہ گاہے بغیر شملہ چھوڑے بھی عمامہ باندھ لیتے تھے اور شملہ چھوڑنے میں بھی مختلف معمول رہا ہے اور کبھی آگے دائیں جانب کبھی پیچھے دونوں مونڈھوں کے

درمیان شملہ چھوڑتے تھے۔ کبھی عمامہ کے دونوں سرے شملہ کے طریقے پر چھوڑ دیتے تھے۔ علامہ مناویؒ نے لکھا ہے کہ ثابت اگرچہ سب صورتیں ہیں لیکن ان میں افضل اور زیادہ صحیح دونوں مونڈھوں کے درمیان یعنی پچھلی جانب ہے انتہٰی بلفظہٖ اور شملہ چار انگشت یا اس کے لگ بھگ ہو جیسا کہ مستدرک کی صحیح روایت میں بیان ہو چکا ہے۔ عمامہ باندھنا مسلمانوں اور خاص طور پر علماء کا وطیرہ تھا اور ہے مگر اب عوام تو کیا بعض علماء بھی عمامہ سے پرہیز کرتے ہیں۔ اہلِ اسلام کو اپنی اسلامی وضع قطع کسی حال میں ترک نہیں کرنا چاہیئے گو ماحول کتنا ہی ناساز ہو اس سنت کے احیاء پر بھی سو شہید کا ثواب ملے گا۔ (کما فی الترغیب والترہیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ مرفوعاً) اسلامی وضع قطع کے مخالفین اور سنن نبوی علیٰ صاحبہا الصلوات والتسلیمات سے استہزاء کرنے والوں اور اس راستے میں روڑے اٹکانے والوں کو ہر سُنّی مسلمان یوں خطاب کرے ؎

ہاں سنگِ گراں اور بھی کچھ راہ میں ڈالو   یہ قافلہ اب تیز قدم ہو کے رہے گا

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وعلیٰ اٰلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

بقیہ: آنحضرتؐ کا سلسلۂ نسب۔ ایک اعتراض کا جائزہ

کھوج لگاتے اور منصفانہ خوش اعتقادی کے ساتھ مقدس بائیل کے عجائبات اور یہودی اساتذہ کے تخیلات و روایات کو قبول کرتے تھے۔ محمدؐ کو کمتر اور حقیر نسل سے کہنا عیسائیوں کا ایک احمقانہ افتراء ہے یہ الزام ان کے مخالف کی شان میں کمی کی بجائے اضافہ کرتا ہے۔ محمدؐ کا اسماعیلؑ کی نسل سے ہونا قومی تسلیم شدہ اور روایت سے ثابت شدہ امر ہے۔ اگر بالفرض نسب نامہ کی پہلی پشتیں تاریکی میں ہیں تو بہت سی پشتیں صاف صاف اور نجیب ہیں۔"

THE DECLINE AND FALL OF THE ROMAN EMPIRE VOL: 2 P. 288 (COL: 1)

حدیث نبوی: علم ضروری تین ہیں (۱) محکم آیات کا علم (۲) قائم رہنے والی سنت کا علم (۳) عادل فریضہ کا علم اور جو کچھ ان کے سوا ہے پس وہ زائد ہے۔ (ابن ماجہ، ابوداؤد)